67610 ـ كيا غير مسلموں كے ساتھ ملازمت كرنے كو افضل قرار دينا كفار سے دوستى ميں شمار ہوتا ہے ؟

سوال

كيا كفار مالك كى كمپنى ميں ملازمت كرنا كفار سے دوستى شمار ہوتى ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

كفار كے ہاں كام اورملازمت كرنا اور تجارت ميں ان سے مشاركت كرنا كفار كے ساتھ دوستى ميں شمار نہيں ہوتا، مسلمان شخص كو چاہيے كہ وہ اشخاص، اور كام و ملازمت اورتجارت كى قسم و نوع اختيار كرنے ميں بہترى اختيار كرے.

اور مسلمان شخص كے ليے جائز نہيں كہ اس كے كام، يا پھر تجارت حرام اشياء ميں ہو، اور نہ ہى اس كے ليے يہ حلال ہے كہ وہ كفار سے قلبى لگاؤ اور دوستى لگائے، اور اس كے ليے يہ بھى جائز نہيں كہ وہ مطلقا كفار كى مدح ثنائى كرتا پھرے.

بلكہ اس پر واجب ہے كہ وہ صدق وسچائى اختيار كرے، اور اپنے معاملے اور كام ميں پختگى اختيار كرے، تاكہ وہ مسلمانوں كے اخلاق كے ليے ايك اچھا اور بہترين نمونہ بن سكے.

شيخ صالح فوزان حفظہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

اور حرام موالاۃ و دوستى ميں سے يہ بھى ہے كہ:

مسلمانوں كے خلاف كفار كى مدد و تعاون، يا جس پر وہ كفار ہيں اس كا دفاع كرتے ہوئے ان كے دفاع ميں ايسى بات كہنا جو انہيں برى كرے، اورجس ميں انہيں عزت و تكريم ملے، يہ سب حرام موالاۃ و دوستى ميں سے ہے، جس كى بنا پر ايك مسلمان ارتداد تك جا پہنچتا ہے، اللہ معاف كرے.

فرمان بارى تعالى ہے:

اور جو کوئی بھی ان سے دوستی لگائے گا وہ انہی میں سے ہے، بلا شبہ اللہ تعالی ظالموں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا المائدۃ (51).

لیکن معاملات میں جو ہمارے لیے کفار کے ساتھ جائز ہے وہ مباح اور جائز لین دین اور معاملات ہیں، ہم ان کے ساتھ تجارتی لین دین کرینگے، اور ان سے مال اور سامان منگوائیں گے، اور منافع بخش اشیاء کا آپس میں تبادلہ کرینگے، اور ان کے تجربات سے فائدہ حاصل کرینگے، اور ان میں سے ایسے اشخاص مزدوری کے لیے منگوائے گے جو کام کر سکیں، مثلا انجینئر، یا اس کے علاوہ دوسرے مباح تجربات والے کام.

ہمارے لیے ان کے ساتھ جو کچھ جائز ہے یہ اس کی حدود ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ بچاؤ اور احتیاط بھی کرنا ضروری ہے، یہ کہ انہیں مسلمان ممالك میں طاقت و زور حاصل نہیں ہونا چاہیے، بلکہ وہ صرف اپنے کام تك ہی محدود رہیں، اور نہ ہی اس کافر کو مسلمانوں پر کوئی طاقت اور کنٹرول ہونا چاہیے، یا کسی ایك مسلمان شخص پر بھی، بلکہ اس پر مسلمانوں کا کنٹرول ہو.

دیکھیں: المنتقی من فتاوی الشیخ الفوزان (2 / 252).

مسلمانوں میں سے کام والوں کو اپنے کام اور اپنے ملازمین کے بارہ میں اللہ تعالی کا ڈر اور تقوی اختیار کرنا چاہیے، اور انہیں چاہیے کہ وہ مباح اور جائز کام کریں، اور اپنے ملازمین اور کام کرنے والوں کو بغیر کمی کیے پورے اور مکمل حقوق ادا کریں، اور مسلمان ملازمین اور کام کرنے والوں کو کفار کے ہاں منتقل کرنے کا باعث اور سبب نہ بنیں.

بہت سے مسلمانوں کا یہ خیال اور رائے ہے کہ کافر کے ہاں جو تنخواہ اور امتازی حیثیت اسے حاصل ہوتی ہی وہی اسے کفار کے ہاں کام کرنے پر ابھارتی ہے؛ کیونکہ وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ اسے وہی کچھ حاصل ہو گا جس کا وہ مستحق ہے، ایسا کرنے میں بہت سے مفاسد اور خرابیاں ہیں جن میں یہ بھی ہے کہ ایسا کرنے میں ان کفار کی مدح سرائی اور ان کے اخلاق اور صفات اور ان کےمعاملات کی تعریف ہے، جو ان کے ساتھ دوستی میں لے جائےگا، اور اس کے بعد بہت سے لوگوں کے لیے ان کے دین میں بھی فتنہ کا باعث ہو گا.

اور کفار کے ہاں ملازمت اور کام کرنے کا حکم دیکھنے کے لیے سوال نمبر (2875) کا جواب ضرور دیکھیں.

اور مسلمان شخص کا کافر کے ساتھ مشارکت کے جواز اور اس کی شرائط جاننے کے لیے سوال نمبر (2371) کا جواب دیکھیں.

واللہ اعلم .